بسم اللہ الرحمان الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کفارہ مسیحؑ پر دس ۱۰ سوال!

عیسائی صاحبان نجات کا فلسفہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:۔

انسان پیدائشی طور پر آدم کے گناہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہے۔ چونکہ خدا عادل ہے وہ گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ وہ رحیم بھی ہے۔ اس لئے لوگوں کو نجات دینا چاہتا ہے۔ عدل اور رحم جمع نہیں ہوسکتے تھے۔ اُن کے جمع کرنے کے لئے خدا نے اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا۔ اور اُسے گناہ گاروں کے گناہ کے کفارہ میں صلیب پر ماردیا۔ اس قربانی پر ایمان لانے والے نجات پائیں گے۔ جو اس کفارہ پر ایمان نہیں لائیں گے وہ نجات سے محروم رہیں گے۔ یہ نجات کی آسان راہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے کفارہ پر ساری دنیا کے لوگ ایمان لائیں۔

کفارہ مسیح کے عقیدہ پر ایک متلاشی حق کے دل میں مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوسکتے ہیں۔ پادری صاحبان ان کا جواب دے کر ہماری تسلی کریں۔

اول:۔ بائبل میں گناہوں کی معافی کے ذرائع اپنے تئیں عاجز کرنا، دعا مانگنا، خدا کی طرف متوجہ ہونا اور بری راہوں سے توبہ کرنا بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

''اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں۔ خاکسار بن کر دعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کردوں گا''۔

﴿۲ تواریخ ۷۔۱۴﴾

اگر مسیح سے پہلے لوگوں کی نجات ان ذرائع سے ہوتی رہی تو خدا کو اپنا بیٹا گناہگاروں کے لئے قربان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟۔

دوم:۔ اگر خدا کے بیٹے کی قربانی ہی نجات کا ذریعہ تھی تو پھر خدا کے بیٹے کو شروع دنیا میں قربان ہوکر سب لوگوں کے لئے کفارہ بننا چاہئیے تھا۔ کیا یہ بے انصافی نہ ہوگی کہ یسوع مسیح سے پہلے لوگوں کو نجات کی اس آسان راہ سے محروم قرار دیا جائے۔ اور اگر ان کی نجات ایسے کفارہ کے بغیر ہوگئی تو پھر ایسے کفارہ کی کیا ضرورت ہے؟۔

سوم:۔ اگر کفارہ مسیح پر ایمان لانے کے بعد توبہ، دعا اور بری راہوں کو چھوڑے بغیر نجات ہوجاتی ہے تو کفارہ انسان کو گناہوں پر دلیر کردے گا۔ اور اگر کفارہ پر ایمان لانے کے بعد بھی توبہ، دعا اور نیک اعمال ضروری ہیں تو نجات کے لئے مسیح کے کفارہ کی کیا ضرورت تھی؟

چہارم:۔ اگر مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے صرف پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں تو کفارہ بے فائدہ ہے کیونکہ یہ گناہ تو صلیبی واقعہ سے پہلے بھی مسیح پر ایمان لانے سے معاف ہوجاتے تھے۔ لیکن اگر ایمان لانے کے بعد کے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں تو توبہ اور دعا کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیا اس صورت میں تو کفارہ کا عقیدہ گناہ پر دلیر نہ کردے گا؟۔

پنجم:۔ یہ کہاں کا عدل ہے کہ گناہ تو مخلوق کرے اور اس کی سزا خدا باپ اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کو دے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں کہ خدا گناہگاروں کے بدلے میں اپنے بے گناہ بیٹے کو سزا دے؟

ششم:۔ بتائیے خدا کے بے گناہ بیٹے نے گناہگاروں کے گناہ اپنی مرضی سے اپنے ذمہ لئے یا خدا باپ کی مرضی سے۔ اگر کہو کہ باپ کے کہنے سے ایسا کیا ہے تو باپ بے انصاف ہوا کہ اس نے بے گناہ کو گناہگاروں کے بدلے سزا دی اور اپنے بیٹے سے عدل اور رحم نہ کیا۔ اگر کہا جائے کہ مسیح نے اپنی مرضی سے جان دی تھی تو پھر انجیل میں یہ کیوں لکھا ہے کہ جب مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تو اس نے کہا

''ایلی ایلی لما شبقتنی اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا''۔

﴿متی ۲۷۔۴۶﴾

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

کفارہ مسیح

پر

دس سوال

TEN QUESTIONS

ABOUT

ATONMENT

Language:- Urdū

کیا اس فقرہ سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ صلیب پر مرنا نہیں چاہتا تھا؟۔

ہفتم:۔ حزقیل نبی کی کتاب میں لکھا ہے:۔

''وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو وہ ہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائے گا۔ صادق کی صداقت اسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اسی پر ٹھہرے گی''

﴿حزقیل ۱۸۔۲۰﴾

جب یہ الہام درست ہے تو گناہ کی سزا گناہ گار کو ملنی چاہئے نہ کہ بے گناہ یسوع مسیح کو۔ کیا کفارۂ یسوع کا عقیدہ اس الہامی فیصلہ کے خلاف نہیں؟

ہشتم:۔ عبرانیوں میں لکھا ہے:۔

''اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں بہت رو رو کے اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا دعائیں اور منتیں کیں اور خدا کے خوف کے سبب اس کی سنی گئی'' (یعنی وہ صلیبی موت سے بچ گیا)۔

﴿عبرانیوں ۵۔۷﴾

پس جب مسیح کی دعا سنی گئی جس کے نتیجہ میں وہ صلیبی موت سے بچ گیا تو کفارہ کا عقیدہ کیوں باطل نہیں؟۔

نہم:۔ یسوع مسیح کی قربانی اور مخلوق کے گناہوں کی سزا کے درمیان کوئی نسبت نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک گناہ کی سزا ابدی جہنم ہے تو کروڑوں انسانوں کے تمام گناہوں کی سزا سے یسوع مسیح کا بقول عیسائیوں کے چند گھنٹے صلیب پر دُکھ اٹھانا کیا نسبت رکھتا ہے؟ ان کے جرموں کی سزا تو ہمیشہ کا جہنم ہوسکتی ہے۔

دہم:۔ جب کفارہ پر ایمان رکھنے والے عیسائیوں سے بھی گناہ اسی طرح سرزد ہوتے ہیں جس طرح دوسرے انسانوں سے تو کفارہ میلانِ گناہ بھی دور نہ کر سکا۔ پھر اس کا کیا فائدہ ہے؟